

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللَّهُمَّ عَلَيْكُمُ الْحُمدُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ

03756

کیا خرچا تے ہیں علماء دین اور مفتیان کرام اس مسئلہ کے
بارے میں فرض ناز کے فوراً بعد آپ دفعہ اللہ آبر ۱۹۷۶ء
تین بار استغفار کہنا چاہیے پا صرف تین بار استغفار
دلائل ہے سادہ جو اف عذایت فرمائیں

سائل علیہ حجۃ الشائی
عذایز افسوسیں

0321-8266626



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب حامداً ومصلياً

فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد استغفار اور تکبیر کہنے کا ثبوت روایات میں موجود ہے، لہذا انفرادی طور پر آہستہ آواز سے تین بار استغفار کے ساتھ ایک بار 'اللہ اکبر' کہنے کی گنجائش ہے، لیکن اجتماعی طور پر بلند آواز کے ساتھ تکبیر و استغفار کرنے سے گریز کرنا چاہیئے تاکہ مسیو قین کی نماز میں خلل واقع نہ ہو۔

مسلم شریف کی روایت ہے حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے، اس حدیث کے راوی ولید ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ استغفار (کی کیفیت) کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ (استغفار سے مراد) "استغفر اللہ؛ استغفر اللہ"؛ کہنا ہے۔

بخاری شریف کی روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کا علم ہم لوگوں کو تکبیر کی آواز سے ہوتا۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے 'سنن النسائی' کے حاشیہ میں ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ نماز کے بعد آپ ﷺ اور صحابہ کرام ایک مرتبہ یا تین مرتبہ "اللہ اکبر" فرماتے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے بخاری کی شرح فتح الباری میں مذکورہ حدیث کی تشریع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ممکن ہے آپ تسبیح و تحمید سے قبل 'اللہ اکبر' ادا فرماتے ہوں۔

مذکورہ روایات اور شارحین کی تشریحات سے واضح ہوا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد انفرادی طور پر آہستہ آواز سے استغفار اور تکبیر کہہ سکتے ہیں۔

صحيح مسلم - عبد الباقی (٤١٤ / ١)

حدثنا داود بن رشيد حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن أبي عمار اسمه شداد بن عبد الله
عن أبي أسماء عن ثوبان قال * كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثاً وقال اللهم أنت السلام ومنك السلام تبارك ذا الجلال والإكرام
قال الوليد فقلت للأوزاعي كيف الاستغفار قال تقول أستغفر الله أستغفر الله أستغفر الله
صحيح البخاري - نسخة طوق النجاة (ص: ٣٤٨)

حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان حدثنا عمرو قال أخبرني أبو معبد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت أعرف انقضاء صلاة النبي ؟ بالتكبير
فتح الباري لابن حجر (٣٢٦ / ٢)

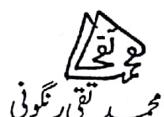
هو أخص من رواية بن جرير التي قبلها لأن الذكر أعم من التكبير ويحتمل أن تكون هذه مفسرة لذلك فكان المراد أن رفع الصوت بالذكر أي بالتكبير وكأنهم كانوا يدعون بالتكبير بعد الصلاة قبل التسبيح والتحميد

سنن النسائي بشرح السيوطي وحاشية السندي (١٩٦/١)

أخبرنا بشر بن خالد العسكري قال حدثنا يحيى بن آدم عن سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن أبي عبد الله بن عباس قال إنما كنت أعلم انقضاء صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتكبير

حاشية النسائي

قوله بالتكبير اختلفوا في بيان المراد به فقيل المراد به الذكر بعد الصلاة عند كل حفظ ورفع والمراد اعرف انقضاء كل هأة يتحول منها إلى الأخرى قاله الطبيبي وقيل التكبير الذي ورد مع التسبيح والتحميد كبر ثلاثة وثلاثين او عشرا وقيل كما نوا يقولون الله أكبر مرة او ثلاثة بعد الصلاة والله سبحانه وتعالى أعلم



الجواب صحيح



بنده محمد عبد المنان عفني عنه

نائب مفتى جامعة دار العلوم كراتشي

٢٠١٢/١٢/٣



الجواب



١٤٣٨/٣/٢

١٤٣٨/٣/٢

